بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ ربوہ

یوم بدھ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۰/۲۵	۱۳ جمادی الاول ۱۳۹۱ھ، ۷ وفا ۱۳۵۰ ہش، ۷ جولائی ۱۹۷۱ء	نمبر ۱۵۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ہمارے خدا کی قدرتیں عجیب ہیں اور اسکے تصرفات بے نظیر اس پر ایمان لانیوالا کبھی غمگین نہیں ہوتا

کیونکہ اسے علم ہوتا ہے کہ ہمارا خدا جو کچھ کرتا ہے اسی میں خیر و برکت مضمر ہوتی ہے

"اگر انسان کا وجود اللہ تعالیٰ کے بغیر ہوتا تو کچھ شک نہیں بڑی مصیبت ہوتی۔ مگر اب تو ذرّہ ذرّہ کی حفاظت وہ ایک ذات کر رہی ہے۔ پھر کس بات کا غم اور خوف ہے۔ اس کی قدرتیں عجیب ہیں اور اس کے تصرفات بے نظیر قادر خدا کو مان کر مومن کبھی غمگین نہیں ہوتا۔ وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے اور جو کچھ کرتا ہے اسی میں خیر و برکت ہوتی ہے۔

مومن اور غیر مومن میں ایمان ہی کا تو فرق ہے۔ دہریہ مزاج اور اللہ تعالیٰ پر ایمان نہ لانے والے کی زندگی اس وقت تک عمدہ اور بے خوف و خطر ہوتی ہے جب تک اس پر مصائب اور مشکلات کا حملہ نہیں ہوتا لیکن جب خفیف سی مشکلات بھی آ کر ظاہر ہوتی ہیں تو اس کی عقل مار دیتی ہیں اور وہ ان کو برداشت نہیں کر سکتا۔ اس کی امید اللہ تعالیٰ پر ہوتی ہی نہیں اور اسباب اسے مایوس کر دیتے ہیں۔ ایسی حالت میں ذرا ذرا سی بات خلاف مزاج پیش آ جانے پر بعض اوقات یہ لوگ خودکشیاں کر لیتے ہیں۔ یورپ میں جہاں دہریوں کی کثرت ہے وہاں اس قدر خودکشیاں ہوتی ہیں کہ کسی اور ملک میں ان کی نظیر نہیں ملتی۔ اس کی وجہ کیا ہے؟ یہی کہ وہ ہمّ و غم اور مصائب کی برداشت نہیں کر سکتے۔ ان کے دل کمزور ہو جاتے ہیں۔ لیکن برخلاف اس کے مومن قوی دل ہوتا ہے۔ اس لئے کہ اس کا بھروسہ خدا تعالیٰ پر ہوتا ہے۔ اس پر اگر مصائب آئیں تو وہ اس کو پست ہمّت نہیں بناتیں بلکہ وہ مصائب میں اَور بھی قدم آگے بڑھاتا ہے اس کا ایمان پہلے سے اَور زیادہ مضبوط ہوتا ہے اور سچ پوچھو تو ایمان کا مزہ اور لذّت انہیں دنوں میں آتی ہے اور ایمان انہیں ایام کے لئے ہوتا ہے۔ صحت کی حالت میں جبکہ نہ کوئی مالی غم ہو نہ جانی بلکہ ہر قسم کی آسائش اور امن ہو اس وقت کافر اور غیر کافر کی حالت یکساں ہو سکتی ہے لیکن مصیبت اور بیماری اور دوسری مشکلات میں ان باتوں کا امتحان ہو جاتا ہے اور ثابت ہو جاتا ہے کہ کون اللہ تعالیٰ سے قوی تعلق رکھتا ہے اور اس کی قدرتوں پر ایمان لاتا ہے اور کون اس کا شکوہ کرتا ہے اور اس سے ناراض ہوتا ہے مصیبت اور دُکھ ایمان کا ایک کامل معیار ہے اسی سے پہچانا جاتا ہے کہ کون صبر کرتا ہے۔ صبر کیا ہے؟ یہ بھی ایمان ہی کا نتیجہ ہے۔ مصیبتوں میں جب مومن صبر کرتا ہے تو یہ صبر بھی ایک نئے رنگ پھر معلوم ہوتا ہے کہ کافر اس میں مشابہت نہیں رکھتا۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۴۳-۴۴)

اخبار احمدیہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بخیریت ربوہ تشریف لے آئے

ربوہ ۶ وفا۔ الحمد للہ کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کل ۵ وفا کی شب کو ساڑھے آٹھ بجے شب بذریعہ کار گھوڑا گلی (مری ہلز) سے بخیریت ربوہ واپس تشریف لے آئے۔ حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی حرم حضور ایدہ اللہ بھی حضور کے ہمراہ واپس تشریف لائی ہیں۔ ان کے علاوہ محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ان کی بیگم صاحبہ محترمہ۔ حضور کے چھوٹے صاحبزادے عزیز مرزا لقمان احمد صاحب اور حضور کے پرائیویٹ سیکرٹری مکرم بشیر احمد خان صاحب رفیق اور دیگر اراکین قافلہ بھی بخیریت ربوہ پہنچ گئے ہیں۔ حضور نے امیر مقامی محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب اور دیگر احباب کو جو حضور کے استقبال کے لئے جمع تھے شرف مصافحہ بخشا۔

لمبے سفر کی وجہ سے حضور کو کچھ کوفت محسوس ہوتی تھی ویسے عام طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔

احباب حضور کی صحت و سلامتی کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

فضل عمر درس القرآن کلاس شروع ہوگئی

ربوہ ۶ وفا۔ کل صبح ساڑھے سات بجے مسجد مبارک ربوہ میں نظارت اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن) کے زیر اہتمام فضل عمر درس القرآن کلاس شروع ہوگئی۔ پروگرام کے مطابق سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس کا افتتاح فرمانا تھا لیکن حضور چونکہ گھوڑا گلی (مری ہلز) سے ابھی واپس تشریف نہیں لائے تھے اس لئے اس کا افتتاح محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن) نے مختصر تقریر اور اجتماعی دعا کے ساتھ فرمایا۔ آپ کی تقریر سے قبل مکرم مولوی محمد جلالی صاحب شمس نے قرآن مجید کی تلاوت فرمائی جس کے بعد محترم چوہدری شبیر احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک نظم خوش الحانی کے ساتھ پڑھ کر سنائی۔ محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے اپنی تقریر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کی روشنی میں تعلیم القرآن کی اہمیت بیان فرمائی اور جن اہم مقاصد کے پیش نظر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے اس کلاس کا اجراء فرمایا ہے انہیں واضح فرمایا۔ اجتماعی دُعا کرانے کے بعد آپ نے قرآن کریم کے تیسویں پارہ کے پہلے رکوع کا درس دے کر پروگرام کا آغاز فرمایا۔ اس کلاس میں ملک کے طول و عرض سے کثرت کے ساتھ طالبات و طلباء شامل ہو رہے ہیں پہلے دن ہی اللہ تعالیٰ کے فضل سے طلباء کی تعداد ۲۹۶ اور طالبات کی تعداد ۲۳۶ تک پہنچ چکی ہے۔ ابھی اس تعداد میں خاصا اضافہ ہونے کی توقع ہے کیونکہ مختلف مقامات سے طلباء و طالبات کے پہنچنے کا سلسلہ برابر جاری ہے۔

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ
۷ وفا ۱۳۵۰ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دُنیا کو تباہی سے بچانے کا واحد ذریعہ

گزشتہ شمارہ میں ہم نے تعلیم اور اس کے مقصد کو واضح کرنے کے بعد قرآن مجید کی آیات اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کی رُو سے اس امر کو واضح کیا تھا کہ حقیقی علم کا سرچشمہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہے جب تک اللہ تعالیٰ کے ساتھ زندہ اور حقیقی تعلق قائم کر کے حصولِ علم کی کوشش نہ کی جائے اس وقت تک انسان کی خفتہ قوتیں اس انداز سے بیدار نہیں ہو سکتیں کہ اس کا وجود خود اُس کے لئے اس کی ملت کے لئے اور پوری انسانی برادری کے لئے کارآمد اور مفید ثابت ہو سکے۔ ہم نے اس بات پر بھی روشنی ڈالی تھی کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ حقیقی تعلق قائم نہ ہونے کی وجہ سے اہلِ مغرب اپنی تمام تر علمی کاوشوں اور ان کے نتیجہ میں اپنی بے پناہ مادی ترقیوں کے باوجود اس حقیقی علم سے بے بہرہ ہیں جو درحقیقت غفلت سے شعور و آگہی کی طرف، تاریکی سے روشنی کی طرف، بے یقینی سے یقین و ایقان کی طرف، ہنگامہ آرائی سے نظم و ضبط کی طرف، اور جذبات و احساسات کی شورشوں سے توازن و اعتدال کی طرف لے جاتا ہے۔ حقیقی علم سے محرومی کا ہی یہ نتیجہ ہے کہ اہلِ مغرب کی نام نہاد ترقی ایٹمی جنگ کی صورت میں نوعِ انسان کو مکمل تباہی کے خطرہ سے دوچار کرنے کا موجب بنی ہوئی ہے

اہلِ مغرب کی اس نام نہاد علمی ترقی کا جب ہم دورِ اوّل کے مسلمانوں کی علمی ترقی و عروج سے موازنہ کرتے ہیں تو یہ حقیقت منکشف ہوئے بغیر نہیں رہتی کہ مسلمانوں کی علمی ترقی قرآن مجید کی بے مثال و لازوال تعلیم پر عمل پیرا ہونے کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ زندہ تعلق کا ایک نہایت ہی حسین و جمیل اور غایت درجہ کارآمد و مفید ثمرہ تھی۔ اسی لئے وہ نوعِ انسان کے لئے غیر معمولی برکت و رحمت کا موجب ثابت ہوئی نہ کہ بے قیاس مصیبت و ہلاکت کا۔ قرآنی تعلیم پر عمل پیرا ہونے کے نتیجہ میں وہ اچھی طرح جانتے تھے کہ خدا تعالیٰ کے ساتھ زندہ تعلق قائم کئے بغیر وہ حقیقی علم سے بہرہ ور نہیں ہو سکتے۔ اور یہ کہ خدا تعالیٰ سے بے نیاز ہو کر جو علم بھی حاصل کیا جائے وہ نہ صرف یہ کہ ناقص ہوگا بلکہ نوعِ انسان کو تباہی کی طرف لے جائے گا۔ یہی وجہ ہے کہ وہ محض تحصیلِ علم کے ہی رسیا نہ تھے بلکہ تقویٰ و طہارت اور پرہیزگاری کے اوصاف سے بھی پوری طرح متصف تھے۔ دنیوی علوم میں ان کی بے پناہ دسترس اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا ہونے والے حقیقی علم کے تابع تھی اسی لئے دنیوی علوم میں ان کی یہ دسترس نوعِ انسان کے لئے سراسر رحمت اور برکت کا موجب ثابت ہوئی۔

کیمیا، ہیئت، نباتات، ریاضی، فلسفہ اور منطق وغیرہ علوم کے مسلمان ماہرین اور نابغۂ روزگار وجودوں کی اس کیفیت کا اندازہ حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے درج ذیل دو اشعار سے لگایا جا سکتا ہے اس میں آپ نے اپنے استاد امام وکیع کی ایک نصیحت کا ذکر کیا ہے اس نصیحت میں اسلامی نظامِ تعلیم کی روح سمائی ہوئی ہے آپ فرماتے ہیں:-

شَکَوْتُ اِلٰی وَکِیْعٍ سُوْءَ حِفْظِیْ
فَاَوْصَانِیْ اِلٰی تَرْکِ الْمَعَاصِیْ
فَاِنَّ الْعِلْمَ نُوْرٌ مِّنْ اِلٰہٍ
وَنُوْرُ اللّٰہِ لَا یُعْطٰی لِعَاصِیْ

یعنی میں نے اپنے استاد وکیع سے حافظہ کی خرابی کی شکایت کی انہوں نے اس کے جواب میں گناہوں کو ترک کرنے اور ان سے بچنے کی نصیحت فرمائی اور فرمایا حقیقی علم اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا ہونے والا ایک نور ہے اور اللہ کا نور گنہگاروں اور خطاکاروں کو عطا نہیں کیا جاتا۔

الغرض اسلامی اُصولِ تعلیم کی تمام تر بنیاد تعلق باللہ پر ہے اگر یہ بنیاد ہی کمزور ہو یا سرے سے ہی موجود نہ ہو تو پھر نئی نسل حقیقی علم سے کبھی بہرہ ور نہیں ہو سکتی۔ خود اساتذہ اور ان کے زیرِ اثر طلباء کا متقی اور پرہیزگار ہونا ضروری ہے ورنہ جو علم بھی وہ حاصل کریں گے حقیقی علم سے اس کا دُور کا بھی واسطہ نہ ہوگا۔ اور اس کا نتیجہ اہلِ مغرب کی علمی کاوشوں کی طرح تباہی اور ہلاکت کے مہیب خطرہ کے سوا اور کچھ نہ نکلے گا۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایسے علم کو جو اللہ تعالیٰ سے غافل اور بے نیاز ہو کر حاصل کیا جائے ظلماتی علم قرار دیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:-

علم آں بود کہ نورِ فراست رفیقِ اوست
ایں علم تیرہ را بہ پشیزے نمی خرم

یعنی حقیقی علم تو وہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ فراست کا نور اس کے ساتھ ساتھ چلتا ہے۔ اُس تاریک علم کو جو نورِ فراست سے عاری ہو میں ایک پیسے میں بھی خریدنے کے لئے تیار نہیں۔

اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام دنیوی علوم کی تحصیل کے خلاف تھے آپ نے ان علوم کو بھی حاصل کرنے کی پُرزور تلقین فرمائی ہے لیکن ساتھ ہی اس امر پر زور دیا ہے کہ ان علوم کی تحصیل دین کے تابع ہونی چاہیئے تاکہ یہ علوم نوعِ انسان کے لئے برکت اور نتائجِ خیر کا موجب ثابت ہوں نہ کہ ان کی ہلاکت کا۔

حقیقت یہی ہے کہ آج دُنیا کو اس تباہی سے بچانے کا جو ایٹمی جنگ کے ہر آن بڑھتے ہوئے خطرہ کی شکل میں کرۂ ارض پر منڈلا رہی ہے ایک ہی ذریعہ ہے اور وہ یہ کہ اُس کا زندہ خدا کے ساتھ زندہ تعلق قائم ہو تاکہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا ہونے والے حقیقی علم سے بہرہ ور ہو اور پھر اس کی روشنی میں وہ خشیتِ الٰہی کے ماتحت اپنی موجودہ علمی ترقیوں سے استفادہ کرے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ دہریت کی ظلمت میں بھٹکنے والی اقوام تک اسلام کا پیغام پہنچا کر انہیں اس کا حلقہ بگوش بنایا جائے اور پھر انہیں اسلام کی لازوال و بے مثال تعلیم پر عمل پیرا کرا کے زندہ خدا کے ساتھ ان کا زندہ تعلق قائم کرایا جائے۔ اس کے سوا ان کے حقیقی علم سے بہرہ ور ہونے کی اور کوئی صورت نہیں ہے۔

الغرض نہ صرف خود اہلِ مغرب کی فلاح و نجاح کے لئے بلکہ ان کی نام نہاد علمی ترقیوں کے نتیجہ میں رونما ہونے والی تباہی کے خطرہ سے نوعِ انسان کو بچانے کے لئے عالمگیر بنیادوں پر اسلام کی اشاعت ازبس ضروری ہے اور یہی وہ مقصد ہے جس کی خاطر اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فرزندِ جلیل کو مبعوث فرما کر جماعت احمدیہ کو قائم فرمایا ہے۔ اور وہ اس مقصد کے حصول میں دل و جان سے کوشاں ہے۔ اور اس وقت تک کوشاں رہے گی جب تک اسلام پورے کرۂ ارض پر غالب نہ آجائے اور حقیقی علم کی فراوانی کے باعث یہ کرۂ ارض حقیقی معنوں میں امن و سلامتی اور صلح و آشتی کا گہوارہ نہ بن جائے۔

اب یہ اہلِ مغرب کے اپنے رویّہ پر منحصر ہے کہ وہ خود اپنے ہی ہاتھوں تباہی سے دوچار ہونے سے پہلے اسلام کی طرف رجوع کرتے ہیں یا اس کے بعد۔

پھر وہی کھل رہے ہیں میخانے

عاقلوں کو چلے ہیں سمجھانے
ہم مسیح الزّماں کے دیوانے
کوئی مجنوں ذرا بنے تو سہی
خیر مقدم کو آئیں ویرانے
جن میں ملتی ہے بادۂ عرفاں
پھر وہی کھل رہے ہیں میخانے
چلتے پھرتے جو تھے مقدس لوگ
چھپ گئے ہیں کہاں خدا جانے
فرق کوئی نہیں رہا تنویرؔ
وہی خُم ہیں وہی ہیں پیمانے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا تعالیٰ سے بے حساب انعامات حاصل کرنے کا ذریعہ ــــ صبر و رضا

(از محترم غلام رسول صاحب اعوان پنشنر۔ ڈیرہ غازیخان)

خدائے رحمان کے اپنے بندوں پر اتنے احسانات ہیں کہ ہم ان کو شمار بھی نہیں کر سکتے اور جو کچھ بھی بندہ اس سے مانگتا ہے اسے مل جاتا ہے "واٰتاکم من کل ما سالتموہ"

ماں باپ کی طرح اس کی پرورش اور نگرانی ہر وقت جاری ہے اور جو کچھ بھی اس کی روزانہ کی ضروریات ہیں اسے مل جاتی ہیں۔ وہ بھوکا اٹھاتا ہے۔ بھوکا سلاتا نہیں۔ اس کی رحمت یہ الزام لینے کے لئے تیار نہیں کہ میرے بندہ کو اپنی بقا کے لئے کسی چیز کی ضرورت تھی اور وہ اسے نہیں ملی۔ غرض عطا اور بخشش میں اُس نے کافر اور مومن کی تمیز نہیں رکھی۔ بلکہ بعض صورتوں میں تو اس کے نافرمانوں کو مومنوں کی نسبت زیادہ دنیاوی انعامات ملتے ہیں۔

عطا میں کافر و مومن کا امتیاز نہیں
ادنے خاص سے یہ فیض عام ہے تیرا

پس مومن بندہ اگر اس محسن ذات کا شکر گذار نہیں ہوتا تو وہ اس کی نظروں سے گر جاتا ہے وہ ایسے ناشکر گذار بندہ کو اپنی نظر شفقت سے دور کر دیتا ہے۔ نہ اس کو پاک کرتا ہے اور نہ اپنے پاک اور نیک بندوں میں شامل کرتا ہے۔ غرض اسکو پیار کرنے والے بندے تو وہ ہوتے ہیں جو ہر حال میں اللہ تعالیٰ سے راضی رہتے ہیں۔ ان کی نظر مادی انعامات پر نہیں منعم پر ہوتی ہے اُن کی لب پر شکوہ نہیں آتا۔ بلکہ وہ جفا کو عطا اور ستم کو کرم سمجھتے ہیں۔ ان کی زبان ذاکر اور دل شاکر رہتا ہے۔ خدا فرماتا ہے کہ یہی میرے خاص بندے ہیں وہ مجھ سے راضی ہیں اور میں ان سے راضی اور یہ سچ ہے کہ رب کریم کی ایک نگاہ کرم سب دکھوں کا مداوا بن جاتی ہے اور اپنے طالبوں کو مست و بے خود بنا دیتی ہے۔ اُس کے مقابلہ میں دنیاوی سامانوں کی حیثیت ہی کیا ہے دراصل یہی لوگ اپنے رب کی خوشنودی کے متلاشی ہیں۔ اور یہی محسن ہیں من اسلم وجھہ للہ وھو محسن۔ لیکن جن لوگوں کی نظر مادی سامانوں کی طرف اٹھتی ہے۔ وہ ان چیزوں کو ہی انعام سمجھتے ہیں۔ اور ان کے حصول کے لئے ہی اُن کی سب دوڑ دھوپ ہوتی ہے اور جب ان کی خواہشات پوری نہیں ہوتیں تو ان کے دل میں ملال اور لب پر شکوہ رہتا ہے۔ وہ ہر وقت اپنی بد قسمتی کا خدائے رحمان کے آگے رونا روتے ہیں۔ لہذا انہیں کبھی بھی اطمینان قلب نہیں ملتا۔ وہ اپنے تعلق میں بے وفا ثابت ہوتے ہیں رب تعالیٰ کی نظر میں ان کی کوئی بھی قیمت نہیں پڑتی۔ جس عورت کو اپنے خاوند کی طرف سے کچھ ملے اور پھر بھی وہ یہ شکوہ کرے کہ میں نے کیا آرام کوئی سکھ نہیں پایا تو بتاؤ اس کا رد عمل اس کے خاوند پر کیا ہوگا۔ اسی طرح اگر غلام اپنے آقا کا بے وفا اور ہر وقت شکوہ کرتا رہے تو اس کی بھی کوئی قدر و منزلت نہیں ہوتی۔ یہی حال بندے اور مالک کے درمیان ہے۔ اگر بندہ ضروریات زندگی پوری ہونے کے باوجود شکوہ کرتا رہے تو خدا تعالیٰ کی رحمت اس کی دستگیری نہیں کرتی اور اسے بدحالی میں چھوڑ دیتی ہے۔ اور یہ سچ ہے کہ جو محتاجی بیان کرتا ہے وہ محتاج ہی رہتا ہے۔ گدا اگر ہزاروں آدمیوں کے آگے ہاتھ پھیلا کر بھی محتاج ہی رہتا ہے۔ لیکن ایک دروازہ کا سائل کبھی محتاج نہیں رہا۔ اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا۔ مخلوق کے زیادہ دیئے ہوئے سے بھی زیادہ ہے اور باعث شرف بھی ہے۔ اللہ والے کہا کرتے ہیں کہ غیر اللہ کے پاس اپنا حال بیان کرنا بھی ناجائز ہے "حکایت حال شکایت ذوالجلال" بلکہ جو کچھ بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملے چاہے اصطفاء کے طور پر ہو یا ابتلا کے طور پر سب عطا سمجھ کر قبول کرے اور حرف شکایت زبان پر نہ لائے کیونکہ

ہرکہ از دوست رسد نیکو است

جس طرح اللہ تعالیٰ کے اور انعامات ہیں اسی طرح ان میں سے ایک انعام صبر و رضا بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہوتا ہے۔ ان اللہ مع الصابرین اور جس بندہ کے ساتھ خدا ہو۔ اس کو پھر کس چیز کا غم۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ "صبر ایک عبادت ہے۔ کہ صبر کرنے والوں کو وہ بدلے ملیں گے جن کا کوئی حساب نہیں یعنی اُن پر بے حساب انعام ہوں گے۔ یہ اجر صرف صابرین کے واسطے ہے دوسری عبادات کے لئے اس قسم کا یہ وعدہ نہیں۔"

ایک شخص نے کسی بزرگ سے پوچھا کہ اگر کسی کو فاقہ کی نوبت پہنچ جائے۔ تو وہ کیا کرے۔ فرمایا کہ صبر کرے اور جائز ذرائع سے کوشش کرے۔ پھر کہا کہ اگر دوسرے دن بھی کامیاب نہ ہو سکے تو پھر کیا کرے فرمایا۔ پھر بھی صبر کرے۔ کہا کہ اگر تیسرے دن بھی کامیاب نہ ہو اور کھانے کو کچھ میسر نہ آئے تو کیا کرے۔ فرمایا۔ پھر بھی صبر کرے۔ کہا پھر تو وہ مر جائے گا فرمایا کہ یہ گھاٹے کا سودا نہیں۔ کیونکہ جو مارتا ہے خون بہا بھی اسی کے ذمہ ہوتا ہے۔ اور جس حیثیت کا مارنے والا ہو خون بہا بھی اسی حیثیت کا ملے گا۔ اگر خدا مارنے والا ہو تو اسے کتنا خون بہا ملے گا۔

جاننا چاہیئے کہ صبر کرنا اولوالعزم لوگوں کا کام ہے اور وہی لوگ ہی مقبول بندے ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ دنیا میں ہر ایک کو آزماتا ہے کسی کو صبر کے ذریعہ سے اور کسی کو شکر کے ذریعہ سے۔ کیونکہ اس کے بغیر جنت میں داخلہ ممکن نہیں قرآن میں آیا ہے۔ ام حسبتم ان تدخلوا الجنۃ ولما یعلم اللہ الذین جاھدوا منکم ویعلم الصابرین۔ پس اس آزمائش میں ہر ایک کو گذرنا ہوگا اور ثابت کرنا ہوگا کہ اس کا ایمان مضبوط اور اللہ تعالیٰ سے تعلق پختہ تھا یا نہ۔ اور یہ بھی حقیقت ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے راستہ میں دنیاوی تکالیف کی حیثیت ہی کیا ہے اگر اس کی نظر التفات ہو تو دکھ بھی سکھ بن جاتے ہیں اور ان میں ایک سرور ملتا ہے۔ ورنہ دنیاوی نعماء بھی عذاب الیم کا روپ دھار لیتی ہیں۔

پس بندہ کو ناشکر گذاری سے بچنا چاہیئے۔ کیونکہ یہی بات اسے سخت ناپسند ہے۔

بزرگوں کا مقولہ ہے کہ خدا تعالیٰ کا ناشکر گذار نہ ہو۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ اس کی ناراضگی تجھے اس سے زیادہ مصیبت میں مبتلا کر دے اسی کی طرف اشارہ ہے ولئن کفرتم ان عذابی لشدید کیونکہ ناشکرے کے لئے یہی سزا ہے۔

ایک شخص پیدل سفر کر رہا تھا چلتے چلتے تھک کر چور ہو گیا۔ تو اپنی مفلسی کی شکایت کرنے لگا۔ کہتا تھا کہ خدایا تو نے مجھے سواری کی توفیق نہیں دی۔ ایک دانا نے سنا۔ کہا کہ دوست پھر بھی شکر کر۔ اگر سوار نہیں بنایا تو تم سے گھوڑوں خچروں اور گدھوں کی طرح بوجھ بھی نہیں اٹھوایا۔ اگر کہتا کہ بوجھ بھی اٹھا اور پیدل بھی چل تو تو کیا کر سکتا تھا۔

غرض شکر گذاری ہر حال میں واجب ہے۔ اور یہی صفت اللہ تعالیٰ کو پسند ہے مشکلات پر صبر اور استقامت بندہ کو بے حساب انعامات کا مستحق بناتی ہے اور یہ سچی بات ہے کہ وہی لوگ خوش قسمت ہیں جو خدا کی رضا کے لئے اپنی رضا کو چھوڑ دیتے ہیں اور کسی سود و زیاں کا خیال کئے بغیر اس سے محبت کا تعلق قائم کئے ہوئے ہیں۔ انہیں کی قدر ہے اور ان کا عمل ہی سراہا جاتا ہے کہ

جس کا عمل ہے بے غرض اس کی جزا کچھ اور ہے
حور و خیام سے گذر بادہ و جام سے گذر

تعمیر مساجد ممالک بیرون کے قیام کی غرض

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عظیم الشان پروگرام بابت تعمیر مساجد ممالک بیرون کا تقاضا ہے کہ ہماری جماعت کے جملہ مرد۔ عورتیں اور بچے اس عظیم الشان کام کے لئے تعمیر مساجد ممالک بیرون کے فنڈ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں تاکہ ہم اس کے نتیجہ میں اپنے پیارے آقا حضرت المصلح الموعودؓ کے حسب ذیل منشاء مبارک کو جلد از جلد پورا ہوتا دیکھ لیں۔ حضور انورؓ فرماتے ہیں:۔

"ہم نے تمام غیر ممالک میں مساجد بنانی ہیں یہاں تک کہ دنیا کے چپہ چپہ سے اللہ اکبر کی آواز آنے لگ جائے۔ اور تمام غیر ممالک محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی میں داخل ہو جائیں"

اللہ تعالیٰ تمام مخلصین کو اس کار خیر میں حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے

(وکیل المال اول تحریک جدید)

زمیندار اصحاب چندہ عام/حصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ کی ادائیگی کی طرف فوری توجہ فرماویں
ناظر بیت المال آمد ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

18

ہماری پیاری بہن — امۃ السلام

محترمہ ممتاز عبدالغنی صاحبہ ربوہ

عزیزہ امۃ السلام جو ہماری منجھلی بہن تھی ۲۹اری کو مختصر سی علالت کے بعد قریباً چلتے پھرتے ہمیں روتا بلکتا چھوڑ کر اپنے مولائے حقیقی سے جاملی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ ڈاکٹر محمد منیر صاحب آف امرتسر کی تیسری صاحبزادی اور صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت ڈاکٹر قاضی کرم الٰہی صاحبؓ کی پوتی تھی۔ احمدیت کے فدائی اور مخلص خواجہ ظہورالدین صاحب بٹ کی بہو اور خواجہ اطہر ظہور بٹ کی اہلیہ تھی۔ تین کم سن بچے اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔ رہڑا فیصل ظہور عمر ۹ سال۔ خرم ظہور عمر ۸ سال اور حنا عائشہ عمر ۴ سال۔ اللہ تعالیٰ ان کا حافظ وناصر ہو اور صحت والی لمبی عمریں ان کو عطا کرے آمین

اس کے سسرالی عزیز احمدی اور غیر احمدی اپنی بیٹی سے بڑھ کر اس کی قدر کرتے۔ اپنی حسن سیرت اور اعلیٰ اخلاق کی مالک ہونے کی وجہ سے اس نے اپنے نئے گھر میں نہایت عزت اور قدر کا مقام پیدا کیا ہوا تھا کہ آج ہر زبان اس کا نام لے کر تعریف ہی تعریف کر رہی ہے۔ تمام کا تمام اپنا خاندان بھی اس کی خدمت گزاری اور ہر کام میں پیش پیش ہونے کی خوبی کے قصے بیان کرتا نہیں تھکتا۔ اپنے پرائے سبھی۔ غرضیکہ جس جس کے ساتھ چاہے بالکل تھوڑا ہی واسطہ پڑا ہے۔ اُس کے اخلاق کا گرویدہ ہوئے بغیر نہ رہ سکا۔ اُس کی جان ہر ایک کے لئے ہر وقت حاضر تھی۔

بے لوث خدمت کی ایسی مثال کم ہی دیکھی ہے کہ اپنے کام چھوڑ کر دوسروں کے لئے ہر وقت کمربستہ رہنا۔ سب کو کھلا کر خود کھانا یا خود کھانا بھول ہی جانا۔ کہیں مہمان بن کر جانا تو خود جاتے ہی میزبان کی مدد کے لئے کھڑی ہو جانا اس کا بہترین خلق تھا۔ روتوں کو ہنسا دیتی اور ایسی حاضر جوابی سے کام لیتی کہ سننے والا دنگ رہ جاتا۔

امرتسر میں رہائش کے زمانہ میں چونکہ تقسیم ملک تک ہمارے ابا امیر جماعت رہے اسی وجہ سے ہمارا گھر جماعتی کاموں کا مرکز تھا وہ بہت ہی بابرکت والا گھر تھا۔ جس کے دینی ماحول میں ہمارے بچپن کے شب و روز گزرے اسی گھر میں حضرت مصلح موعودؓ رونق افروز ہوئے حضرت اماں جان نوراللہ مرقدھا۔ اور قریباً سب ہی خواتین مبارکہ ہمارے ہاں آتی رہتیں۔ جماعت کی بزرگ ہستیاں و مبلغین کرام کا آنے جانے کا بسیرا ابھی ہمارا گھر تھا۔ چنانچہ ہمیں ان سب کی خدمت کا شرف حاصل ہوتا۔ ہماری بہن امۃ السلام ایسی خدمات میں پیش پیش تھی۔ ٹھہرنے والوں کے آرام و آسائش کا سامان بہم پہنچانے میں اباجی کی مددگار ہوتی۔ اسی زمانہ میں چھوٹی ہی تھی۔ مردانے میں زیادہ تر یہی کام کے لئے جاتی لجنہ کے جلسوں میں بہت چھوٹی عمر سے حصہ لینے لگ گئی۔

بی۔ اے، بی ایڈ تھی۔ پاس ہوتے ہی کوئین میری کالج لاہور میں اپنی خدمات پیش کر دیں۔ سکول سیکشن میں بچوں کو پڑھاتی تھی۔ مگر اپنے اعلیٰ اخلاق اور ہر کسی کے کام آنے کے وصف سے سارے سکول اور کالج کے سٹاف میں ہر دل عزیز تھی۔ جس انوار کو آخری علالت میں تھی۔ اس سے دو ہی دن پہلے جمعہ کو اپنے فرائض کی سرانجام دہی کے لئے سکول گئی تھی۔ ہفتہ کا دن اپنے والدین کے ہاں گزارا عید میلاد النبی کی چھٹی تھی اور اتوار کو اچانک ہی بیمار ہو گئی۔ فالج کا شدید حملہ ہوا۔ زبان تک بند ہو گئی۔ وفات سے پہلے کوئی بات نہ کر سکی۔ اتنی جلدی عین عالم شباب میں اچانک اس طرح ہمارے پاس سے امۃ السلام کا چلے جانا۔ ہمارے لئے ایک عظیم صدمہ ہے۔ ماں، باپ۔ بہن بھائی اور دیگر تمام کا تمام خاندان ہی اس کی جدائی کا صدمہ بے حد محسوس کر رہا ہے اور ہر ہر لمحہ اور ہر کام میں اس کی کمی محسوس ہوتی ہے۔ وہ ہمارے گھر کے لئے ایک پھول کی طرح تھی

شادی کے بعد بھی آج تک ہر کام میں صحیح مشورہ دیتی اور مشکل حل کرنے میں ہمیشہ مددگار بنتی۔ والدین بہنوں اور بھائی، بھاوج کی بھی معاون و مددگار رہتی۔ ہمارے گھر کا کوئی پروگرام اس کے بغیر نہ بنتا تھا۔ ہر ایک کی خدمت کا وصف بھی اس میں کمال درجہ تک تھا۔ گھر میں کوئی بھی بیمار ہو جاتا حتیٰ کہ ملازمہ تک کی خدمت اپنا فرض سمجھتی۔ ایک دفعہ ہم ادھر ادھر دیکھ رہے تھے کہ امۃ السلام کہاں ہے نہ ملی۔ آخیر مائی کی کوٹھڑی میں کوئی جا پہنچا۔ تو دیکھا کہ مائی کو دبا رہی ہے کیونکہ اس کو بخار اور سر درد تھا۔ سارا دن اس کا کام خود کرتی اور اپنی ذمہ داری پر خاص دوا منگوا کر دیتی۔ بار بار چائے وغیرہ بنا کر مائی کے کمرہ میں لے جاتی اور جب تک صحت یاب نہ ہو جاتی باقاعدہ خیال رکھتی۔ اکثر زیادہ وقت ہو جانے پر نوکروں سے کام چھڑوا لیتی اور کہتی کہ اب آپ سب آرام کرو اور باقی وقت خود کام سنبھالتی۔ مہمان نوازی کا وصف بھی بدرجہ اتم تھا۔ مرحومہ میری چھوٹی بہن تھی۔ مگر مجھے اس کا بڑوں جتنا سہارا تھا۔ میں اپنے میاں کی بیرون از ملک ملازمت کے سلسلہ میں اکثر باہر رہی اور بچے زیادہ وقت پاکستان میں اپنے ننھیال میں رہے شادی سے پہلے میری اسی بہن نے ان کی دیکھ بھال کی۔ میری بچیوں کو لگاتار اور بہترین تعلیم میں کسی قسم کی روکاوٹ نہ آنے دی۔ سب دیکھ بھال ان کی کرتی تھی۔ پانچ پانچ سال کی عمر میں ان کو اپنے پاس رکھ کر ماں سے بڑھ کر پیار دیا۔

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنے جوار رحمت میں بلند سے بلند مقام عطا کرے۔ اور اس کے بچوں کا کفیل ہو۔ اور ہمیں صبر کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

اپنی خصوصیات کو ہمیشہ قائم رکھو!

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ انصاراللہ کو خطاب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"آپ کی جماعت کا نام انصاراللہ ہے۔ جس کے معنے ہیں اللہ کے مددگار۔ اللہ تعالیٰ کو تو کسی مدد کی ضرورت نہیں۔ اس لئے یہاں اس اضافت سے مراد یہ ہے کہ جس طرح اللہ تعالیٰ ہمیشہ کے لئے زندہ اور قائم و دائم ہے۔ اسی طرح تم بھی اپنی خصوصیات کو ہمیشہ قائم رکھو"

تحریک جدید کے ذریعہ غیر ممالک میں اشاعت اسلام کا کام شروع ہے۔ اس عظیم الشان کام کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے ہمارے انصاراللہ بھائیوں کو چاہیئے کہ مذکورہ بالا ارشاد کے پیش نظر مالی قربانیوں کے معیار کو بلند سے بلند تر کرتے چلے جائیں۔

(قائد تحریک جدید مجلس انصاراللہ مرکزیہ ربوہ)

سولھویں (۱۶) مرکزی سالانہ اجتماع انصاراللہ کی تاریخیں

۱۵، ۱۶، ۱۷ ؍اخاء ؍اکتوبر بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انصاراللہ کے سولھویں (۱۶) مرکزی سالانہ اجتماع کے لئے ۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷ ؍اخاء ؍اکتوبر (بروز جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار) کی تاریخیں منظور فرمائی ہیں۔ تمام انصار کو چاہیئے کہ اس بابرکت اجتماع میں شمولیت کے لئے ابھی سے تیاری شروع فرما دیں۔

(قائد عمومی مجلس انصاراللہ مرکزیہ ربوہ)

قائدین خدام الاحمدیہ کی اہم ذمہ داری

مرکز کو ہر ماہ باقاعدگی سے اپنی رپورٹ بھجوانا ہر قائد مجلس کی نہایت اہم ذمہ داری ہے۔ ماہ احسان (جون) ختم ہو گیا ہے۔ لیکن بہت کم مجالس نے ماہ ہجرت (مئی) کی رپورٹ بھجوائی ہے۔ قائدین مجالس سے گذارش ہے کہ جنہوں نے ابھی تک ماہ امان تا ہجرت (مارچ تا مئی) کی رپورٹس نہیں بھجوائیں وہ جلد از جلد تیار کر کے بھجوائیں۔ نیز قائدین ماہ احسان (جون) کی رپورٹس ۲۰ تاریخ سے پہلے بھجوانا نہ بھولیں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

حصہ آمد، چندہ عام کے ساتھ چندہ جلسہ سالانہ کی ادائیگی بھی ضروری ہے۔ (نظارت بیت المال آمد۔ ربوہ)

فہرست عطیہ دہندگان برائے تعمیر فضل عمر ہسپتال ۔ ربوہ

۱۵/۵/۷۱ تا ۳۱/۵/۷۱

احباب کرام تمام عطیہ دہندگان کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی اس قربانی کو قبول فرمائے اور انہیں اپنی رحمتوں اور برکتوں سے نوازے۔ آمین۔

دس روپے سے کم عطیہ دینے والے احباب کے نام شائع نہیں کئے جا رہے لیکن قارئین کرام ان عطیہ دہندگان کو بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

(ڈاکٹر مرزا منور احمد چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

۱۔ سیکرٹری صاحب مال جماعت احمدیہ منڈی بہاؤالدین	۶۳ — ۱۱	روپے
۲۔ امیر صاحب جماعت احمدیہ گجرات	.. — ۱۰	"
۳۔ ملک محمد صفدر صاحب سید پوری راولپنڈی	.. — ۱۰	"
۴۔ جمیلہ بشریٰ صاحبہ اہلیہ سلیمان احمد طاہر صاحب ربوہ	.. — ۱۵	"
۵۔ خواجہ محمد عبداللہ صاحب راولپنڈی	.. — ۱۵	"
۶۔ بذریعہ دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ	.. — ۱۰	"
۷۔ ظہور اختر صاحب رحمن پورہ لاہور	.. — ۳۰	"
۸۔ سید مبشرات احمد صاحب ملتان	.. — ۱۰	"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع کی تاریخیں مورخہ ۸-۹-۱۰ اخاء (اکتوبر) ۱۳۵۰ ہش / ۱۹۷۱ء بروز جمعہ ہفتہ اتوار منظور فرمائی ہیں۔

لہٰذا تمام قائدین مجالس ابھی سے اس اجتماع میں شمولیت کی تیاری شروع کر دیں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

لجنہ اماء اللہ کراچی کا جلسہ "یوم خلافت"

لجنہ اماء اللہ کراچی کا جلسہ یوم خلافت مورخہ ۳۰ مئی بروز اتوار بوقت پانچ بجے شام محترمہ بیگم صاحبہ چوہدری احمد مختار صاحب (امیر جماعت احمدیہ کراچی) کی صدارت میں منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد خلافت کی ضرورت اور اہمیت کے موضوع پر امۃ الرشید شائستہ صاحبہ حور جہاں بشریٰ صاحبہ اور خورشید عطا صاحبہ نے تقاریر کیں۔ ایک چھوٹی بچی نے بھی اسی موضوع پہ تقریر کی۔ دعا کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔

(نائب جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ کراچی)

درخواست دعا

خاکسار کی پھوپھی جان محترمہ حفیظہ بیگم صاحبہ بیمار ہیں اور سول ہسپتال لائل پور میں داخل ہیں۔ قریباً دو ماہ قبل اُن کا پتہ کا اپریشن ہوا تھا۔ لیکن ابھی تک زخم مندمل نہیں ہوا۔ بلکہ اب کچھ مزید پیچیدگیاں پیدا ہوتی جا رہی ہیں۔ جس کی وجہ سے شدید تشویش ہے احباب کرام سے عاجزانہ درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے مریضہ کو شفائے کاملہ عاجلہ سے نوازے۔ وما ذالک علی اللہ بعزیز۔

(محمد جلال شمس شاہد۔ مربی سلسلہ۔ ربوہ)

۲۔ خاکسار کی بچی عزیزہ امۃ المبین مکان کی چھت سے گر گئی ہے سر کے پچھلے حصہ میں کافی گہرا اور لمبا زخم ہو گیا ہے۔ احباب کرام سے درد مندانہ دعا کی درخواست ہے۔

(قاضی نذر محمد۔ قاضی دواخانہ چک چٹھہ ضلع گوجرانوالہ)

دعائے مغفرت

میرے چھوٹے بھائی عبدالحمید بٹ کی اہلیہ عزیزہ حفیظہ بی بی عمر ۳۰ سال ۱۶ رجون کو ۸ بجے شام محلہ دارالیمن ربوہ میں وفات پا گئی ہے انا للہ وانا الیہ راجعون مرحومہ نے اپنے پیچھے تین بچے (دو لڑکے اور ایک لڑکی) چھوڑے ہیں۔ جو ابھی بہت چھوٹے ہیں احباب جماعت دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے بچوں کا خود حافظ و ناصر ہو اور سب لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے (سعید احمد بٹ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ مانوالہ ۳۰۳ ج ب لائلپور)

ولادت

مورخہ ۱/۷ بروز جمعرات خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے پانچواں لڑکا عطا فرمایا ہے نومولود مکرم ملک شادے خان صاحب مرحوم صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نواسہ ہے نام لیاقت احمد تجویز کیا گیا ہے جملہ قارئین سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و عافیت والی لمبی زندگی عطا فرمائے اور خادم دین بنا دے۔ (ڈاکٹر غلام محمد حق معلم وقف جدید جماعت احمدیہ نوشہرہ ککلاں ضلع گوجرانوالہ)

فوری ضرورت

ہمیں اپنی دکان جنیکو ڈرائی کلینر نواں شہر ملتان کے لئے ایک چوکیدار درکار ہے عمر تقریباً ۳۰ سے ۴۵ سال تک کی ہو اردو لکھ پڑھ سکتا ہو جو دوست خواہش مند ہوں وہ اپنے مقامی امیر یا پریذیڈنٹ صاحب کی تصدیقی چٹھی لے کر تشریف لائیں۔ رہائش اور کھانے کا انتظام ہمارے ذمہ ہوگا تنخواہ معقول دی جائے گی

چوہدری بشیر احمد جنیکو ڈرائی کلینر نواں شہر ملتان

نور کا جل

ربوہ کا مشہور عالم تحفہ

آنکھوں کی خوبصورتی صحت و صفائی کے لئے بہترین تحفہ، مردوں عورتوں کے لئے مفید ہے قیمت سوا روپیہ۔

خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ فون ۳۸

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں

امتحان ناصرات الاحمدیہ

لجنات بیرون از ربوہ کو مطلع کیا جاتا ہے کہ ناصرات الاحمدیہ کا سال رواں کا دوسرا امتحان ۱۵ اگست بروز اتوار منعقد ہوگا۔ عہدیداران بچیوں کو تعطیلات کے دوران اچھی طرح تیاری کروائیں نیز مرکز کو اطلاع دیں کہ انہیں کتنے پرچے درکار ہیں۔

(سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ)

پتے مطلوب ہیں

دفتر بہشتی مقبرہ کو مندرجہ ذیل موصیوں کے موجودہ پتے درکار ہیں:۔

۱۔ مکرم ابوظفر محمد اسماعیل صاحب ایم اے آکسفورڈ ولد محمد یوسف صاحب وصیت نمبر ۱۲۳۳۵ جو لندن میں بھی رہ چکے ہیں۔

۲۔ مکرم چوہدری برکت علی صاحب وصیت نمبر ۱۴۳۰۹ سابق ساکن میانہ پورہ سیالکوٹ جو لاہور اور شیخوپورہ میں بھی رہ چکے ہیں۔

۳۔ مکرمہ اختر فردوس صاحبہ بنت چوہدری مولا بخش صاحب سابق سکنہ گوٹھ نیچے خان ضلع خیرپور (سندھ) وصیت نمبر ۱۴۴۵۸

۴۔ مکرمہ امۃ الرشید صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالستار صاحب، سابق ساکنہ باندھی ضلع نواب شاہ (سندھ) وصیت نمبر ۱۴۸۷۷۔ موصوفہ حلقہ ناظم آباد کراچی ۱۸ میں بھی رہ چکی ہیں۔

اگر کسی دوست کو ان موصیوں اور موصیات کے موجودہ پتوں کا علم ہو یا کسی ایسے دوست کا علم ہو جو ان کے موجودہ پتوں کو جانتا ہو تو دفتر ہذا کو ان سے مطلع فرمائیں اگر موصی اور موصیات خود اس اعلان کو پڑھیں تو وہ اپنے موجودہ پتوں سے دفتر بہشتی مقبرہ کو اطلاع دیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

شکریہ احباب اور درخواستِ دعا

میں اپنے اور اپنے بیوی بچوں کی طرف سے ان تمام احباب جماعت کا تہ دل سے ممنون اور شکر گزار ہوں جنہوں نے میرے شفیق والد ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب صحابی حضرت مسیح پاک ؑ آف قلعہ صوبا سنگھ تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ کی وفات پر ذاتی طور پر خطوط اور تاروں کے ذریعہ محبت شفقت اور تعزیت کا اظہار فرمایا اور ہمارے لئے تسلی و تشفی کا باعث بنے۔ خدا تعالیٰ ان سب کو اجر عظیم عطا فرمائے۔ چونکہ میں اور میرے بیوی بچے فرداً فرداً تمام احباب کو جواب دینے سے قاصر ہیں لہٰذا اخبار الفضل کے ذریعہ تمام احباب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور ملتمس ہوں کہ احباب اپنی بیش قیمت دعاؤں میں مجھے اور میرے بیوی بچوں کو یاد رکھیں کہ خدا تعالیٰ ہمیں صبرِ جمیل عطا فرمائے۔ اور ہمارا حافظ و ناصر ہو۔

(ڈاکٹر رحمت اللہ قلعہ صوبا سنگھ۔ ضلع سیالکوٹ)

جماعت احمدیہ کی بھاری ذمہ داری

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

"اسلام پر بڑا نازک وقت آیا ہوا ہے۔ جماعت پر بڑی بھاری ذمہ داری ہے۔ اگر تم اس ذمہ داری کو ادا نہ کرو گے تو خدا تعالیٰ کے حضور کیا جواب دو گے؟"

تبلیغ اسلام کے کام کی وسعت اور عظمت کے پیش نظر یہ کہنا بجا ہوگا کہ اس کے لئے کوئی قربانی بھی بڑی نہیں کہلا سکتی۔ ہم اس کے لئے جس قدر قربانیاں بتوفیق ایزدی کر رہے ہیں۔ وہ کام کی عظمت اور اس کے عظیم الشان ثواب کے مقابلہ میں بالکل حقیر ہیں۔ قارئین الفضل باخبر ہیں کہ حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے دورۂ افریقہ کے ایام میں متعدد مشن ہاؤس اور مساجد کے سنگِ بنیاد رکھے گئے یا ان کی تقریبات افتتاح عمل میں آئیں۔ خدمت خلق کے لئے تعلیمی اداروں کی توسیع کے پروگرام بنائے گئے۔ ڈسپنسریاں جاری کرنے کے منصوبے بنائے گئے اور اس قسم کے بے شمار ذرائع خدمت خلق پر غور کیا گیا۔ یہ سب عزائم ایسے ہیں کہ جماعت احمدیہ کے ہر فرد سے پہلے کی نسبت زیادہ قربانی کا تقاضا کرتے ہیں اس لئے صاحب حیثیت احباب جماعت سے تحریک جدید درخواست کرتی ہے کہ وہ اپنے وعدوں پر نظر ثانی فرمائیں اور تبلیغ اسلام کے جذبہ کے تحت اپنے وعدوں میں معقول اضافے اپنے محبوب امام کے حضور پیش کریں۔

اس کے علاوہ بھی استدعا ہے کہ وصولی کے لئے خاص کوشش فرمائی جائے تا تبلیغ اسلام کے عظیم الشان مقصد میں کسی قسم کی روک پیدا نہ ہو۔

"اے اللہ تو ان کی مدد کر جو تیری مدد کرتے ہیں۔"

(دعا سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)

(وکیل المال اول تحریک جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضروری اعلان

محترم جناب صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے انصار اللہ کے پندرہویں سالانہ اجتماع منعقدہ ۲۳-۲۴-۲۵ر اکتوبر ۱۹۷۰ء کے اختتامی اجلاس میں "اسلام کا موعود غلبہ اور اس کا اہم تقاضا" کے موضوع پر جو اہم اور بصیرت افروز خطاب فرمایا تھا۔ قیادت اشاعت مجلس انصار اللہ مرکزیہ انگریزی دان احباب کے افادہ کی غرض سے اس کا انگریزی ترجمہ "The Promised Victory and our duty" کے نام سے ایک خوبصورت اور دیدہ زیب رسالہ کی شکل میں شائع کیا ہے زعماء مجالس اپنے انگریزی دان اراکین اور دیگر انگریزی دان دوستوں کی خدمت میں تقسیم کرنے کے لئے حسب ضرورت یہ رسالہ قیادت اشاعت مجلس انصار اللہ مرکزیہ سے مفت طلب فرما سکتے ہیں۔ ان کی طرف سے اطلاع موصول ہونے پر مطلوبہ تعداد میں رسالہ فوراً ارسال کر دیا جائے گا۔ انشاء اللہ۔

(قائد اشاعت مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

ضرورت ہے

دو پہرہ داروں کی فوری ضرورت ہے۔ فوجی تجربہ رکھنے والوں کو ترجیح دی جائے گی۔ خدمت سلسلہ کا شوق رکھنے والے دوست اپنی درخواستیں امیر یا صدر مقامی کی تصدیق کے ساتھ ناظر امور عامہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے نام درج ذیل کوائف پر مشتمل روانہ فرمائیں۔

نام - ولدیت - عمر - صحت - مکمل پتہ وغیرہ

(ناظر امور عامہ)

ضرورت ہے

ربوہ کے ایک معزز گھرانہ میں ایک باورچی کی ضرورت ہے۔ جو ہر قسم کا کھانا پکانا جانتا ہو نیز ایک گھریلو خادمہ کی بھی ضرورت ہے جو بچوں کی نگہداشت اچھی طرح کر سکتی ہو۔ باقی معاملات بالمشافہ گفتگو سے طے کئے جا سکتے ہیں۔

ن۔ معرفت مینیجر الفضل ربوہ

خدام الاحمدیہ کا ایک تاریخی عہد

مجلس خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع ۱۹۵۰ء کے موقعہ پر شوریٰ کے دوران حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ نے تحریک جدید کے مالی جہاد کو (جو اس وقت دفتر دوم کی صورت میں پیش نظر تھا) مضبوط کرنے کا کام خدام کے سپرد فرمایا اور حضور رضی اللہ عنہ نے اُن سے حسب ذیل الفاظ میں عہد لیا۔ فرمایا

"اب میں اختصار کے ساتھ ان چار باتوں کا آپ سے عہد لیتا ہوں کیا آپ یہ عہد کرتے ہیں کہ جو شرائط میں نے بتائی ہیں آپ ان کے مطابق کوشش کریں گے کہ

(۱) ہر احمدی اس تحریک میں حصہ لے
(۲) ہر نو مبائع اس میں حصہ لے
(۳) ہر چندہ لکھوانے والا اپنی حیثیت کے مطابق حصہ لے اور پھر
(۴) ہر چندہ لکھوانے والا سال بھر کے اندر اس چندہ کو ادا کر دے"

(سب خدام نے بیک آواز کہا انشاء اللہ)

اس تاریخی عہد کے مطابق تحریک جدید سے بھرپور تعاون کرنا خدام بھائیوں کا عین فرض ہے

(وکیل المال اول تحریک جدید۔ ربوہ)

مکرم شیخ ارشد علی صاحب ایڈووکیٹ سیالکوٹ کی وفات

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ محترم برادرم شیخ ارشد علی صاحب ایڈووکیٹ سیالکوٹ بعارضہ قلب کچھ دن سول ہسپتال سیالکوٹ میں زیر علاج رہنے کے بعد ۲۰؍۶، بوقت ۳ بجے صبح وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ موصی تھے جنازہ سیالکوٹ سے ربوہ لایا گیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے ماتحت محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے نماز جنازہ نماز فجر کے بعد ۲۱؍۶ کو مسجد مبارک ربوہ میں ادا فرمائی۔ اور مرحوم مقبرہ بہشتی ربوہ میں مدفون ہوئے۔

مرحوم پیدائشی احمدی تھے آپ کی پیدائش ۱۹۰۵ء میں موضع دھرم کوٹ بگہ تحصیل بٹالہ میں ہوئی آپ کے والد بزرگوار شیخ احمد علی صاحب مرحوم اور دادا صاحب حضرت شیخ عزیز الدین صاحب مرحوم دونوں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں سے تھے۔ حضرت مولوی فتح دین صاحب دھرم کوٹی جو بڑے پایہ کے واعظ، صوفی اور پنجابی زبان کے شیریں بیان اور خوش الحان شاعر تھے۔ ابتداء میں اپنے علاقہ میں احمدیت پھیلنے کا موجب بنے۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے درخواست کی کہ حضور ہمارے پاس بھی تشریف لائیں تو حضور علیہ السلام ان کی ملاقات کے لئے دھرم کوٹ تشریف لے گئے اس وقت حضور علیہ السلام شیخ عزیز الدین صاحب مرحوم کے مکان پر اترے اور اس خاندان کو مہمان نوازی کا موقعہ دے کر اللہ تعالیٰ نے اپنے فضلوں اور برکتوں سے نوازا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

شیخ ارشد علی صاحب نے بی۔ اے ایل ایل بی کا امتحان پاس کر کے اپنی پریکٹس بٹالہ میں ہی شروع کی اور تقسیم ملک یعنی اگست ۱۹۴۷ء تک وہیں پریکٹس کرتے رہے۔ اتوار کے دن محترم مرزا عبدالحق صاحب اور محترم میاں عطاء اللہ صاحب وکیل امرتسر کے ہمراہ قادیان پہنچ جایا کرتے تھے اور اپنا وقت سلسلہ کی خدمات میں صرف کرتے تھے۔ مرحوم کو سلسلہ کے کئی مقدمات میں پیش ہونے کی سعادت نصیب ہوتی رہی۔

مرحوم صاحب الرائے سلسلہ کے خادم دعاگو اور رؤیائے صادقہ دیکھنے والے تھے۔ تقسیم ملک کے بعد ۱۹۴۷ء سے وفات تک سیالکوٹ [illegible] اور جماعت میں قاضی سیکرٹری اصلاح [illegible] اور مشیر قانونی کے طور پر خدمات بجا [illegible] آپ کی وفات پر سیالکوٹ بار ایسوسی[illegible] کی قرارداد منظور کی اور مورخہ ۲۱؍۶ کو احتراماً عدالتیں بند رہیں۔

احباب دعا فرمائیں کہ مولا کریم مرحوم کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے۔ مغفرت فرمائے۔ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے [illegible] مرحوم [illegible]

کی تمام نیکیوں کو اپنی زندگیوں میں ترقی دینے والے اور زندہ رکھنے والے ہوں۔ آمین
شیخ عبدالواحد سابق مبلغ فجی

۵۲۵۴

6366
مکرم سید ظہور احمد شاہ صاحب
منیجر زرعی ترقیاتی بنک آف پاکستان
A/185 وہائٹ ہاؤس مظفر گڑھ